حرص کے نُقصانات

مع قناعت کی برکات

10-February-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتکاف کی نِیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں ہے:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً

یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حرص کی تباہ کاریاں

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "عُیونُ الحکایات" جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 396 پر حضرت عبدُ الرَّحمٰن بن علی جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک دِلچسپ و سَبَق آموز حکایت نَقْل کی ہے کہ کسی گھر میں ایک عجیب و غریب سانپ رہا کرتا تھا جو روزانہ سونے کا ایک انڈہ دِیا کرتا تھا۔ گھر کا مالک مُفت کی دَولت ملنے پر بہت خُوش تھا۔ اُس نے گھر والوں کو تاکید کر رکھی تھی کہ وہ یہ بات کسی کو نہ بتائیں۔ کئی ماہ تک یہ سِلْسِلہ یونہی چلتا رہا۔ ایک دن سانپ اپنے بِل سے نِکلا اور اُس نے اُن کی بکری کو ڈَس لیا۔ اُس کا زَہر ایسا جان لیوا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے بکری کی مَوت واقع ہوگئی۔ یہ دیکھ کر اُس کے گھر والے گھبرا گئے مگر اُس شخص نے یہ کہہ کر اُنہیں تسلّی دی کہ ہمیں سانپ سے ملنے والا نفع بکری کی قیمت سے کہیں زِیادہ ہے لہٰذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کچھ عرصے بعد سانپ نے اُن کے پالتو گدھے کو ڈَس لیا جو فوراً مر گیا۔ اب تو وہ شخص بھی گھبرا گیا مگر لالچ کے مارے اُس نے فوراً خُود پر قابو پایا اور کہنے لگا: میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سانپ ہمیں

[1] …جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

مُسلسل نُقصان پہنچا رہا ہے مگر جب تک یہ نُقصان جانوروں تک مَحْدُود ہے میں صبر کروں گا اِس کے بعد نہیں۔ پھر دو (2) سال کا عرصہ گُزر گیا مگر سانپ نے کسی کو نہیں ڈَسا، اَہْلِ خانہ بھی اپنے جانوروں کے نُقصان کو بُھول گئے۔ پھر ایک دن سانپ نے اُن کے غُلام کو ڈَس لیا۔ اُس بے چارے نے مَدَد کے لئے اپنے مالک کو پُکارا مگر اِس سے پہلے کے مالک اُس تک پہنچتا، زَہر کی وجہ سے غُلام کا جِسْم پھٹ چُکا تھا۔ اب وہی شخص پریشان ہو کر کہنے لگا: اُس سانپ کا زہر تو بہت خطرناک ہے، اُس نے جس جس کو ڈَسا وہ فوراً مَوت کے گھاٹ اُتر گیا، اب کہیں یہ میرے گھر والوں میں سے کسی کو نہ ڈَس لے۔ کئی دن اِسی پریشانی میں گُزر گئے کہ اُس سانپ کا کیا کِیا جائے؟ دَولت کی حِرْص نے ایک بار پھر اُس شخص کی آنکھوں پر پٹّی باندھ دی اور اُس نے یہ کہہ کر اپنے گھر والوں کو مُطْمَئِن کر دِیا کہ اگرچہ اُس سانپ کی وجہ سے ہمیں نُقصان ہو رہا ہے مگر سونے کے انڈے بھی تو ملتے ہیں لہٰذا ہمیں زیادہ پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ کچھ دِنوں بعد سانپ نے اُس کے بیٹے کو ڈَس لِیا۔ فوراً تِریاق (یعنی زہر کا اثَر ختم کرنے والی دَوا) کا اِنتِظام کیا گیا لیکن اُس کا کوئی فائدہ نہ ہوا اور اُس لڑکے کی مَوت واقع ہو گئی۔ جوان بیٹے کی مَوت میاں بیوی پر بجلی بن کر گِری اور وہ دونوں غَضَبناک ہو کر کہنے لگے: اب اس سانپ میں کوئی بھلائی نہیں، بہتر یہی ہے کہ اِس مُوذی کو فوراً قتل کر دِیا جائے۔ سانپ نے اُن کی یہ باتیں سُنیں تو وہ کچھ دِنوں کے لئے غائب ہو گیا، اِس طرح اُنہیں سونے کا انڈہ بھی نہ مِل سکا۔ جب کافی عرصہ گُزر گیا تو سونے کا انڈہ نہ ملنے کی وجہ سے اُن کی لالچی طبیعت میں بے چینی ہونے لگی چُنانچہ وہ دونوں میاں بیوی سانپ کے بِل کے پاس آئے اور دُھونی دے کر گویا اُسے صُلح کا پیغام دِیا۔ حَیرت انگیز طور پر وہ واپس آ گیا اور اُنہیں پھر سے سونے کا انڈہ ملنے لگا۔ مال و دَولت کی حِرْص نے اُنہیں اندھا کر دِیا اور وہ اپنے بیٹے اور غُلام کی مَوت کو بھی بُھول گئے۔ پھر ایک دن سانپ نے اُس کی زَوجہ کو سوتے میں ڈَس لِیا، عورت چلّائی تو شوہر نے فوراً تِریاق کے ذریعے اُس کا عِلاج کرنا چاہا مگر تھوڑی ہی دیر میں اُس نے بھی تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اب وہ لالچی شخص اکیلا رہ گیا تو اُس نے سانپ

والی بات اپنے بھائیوں اور دوستوں کو بتاہی دی۔ سب نے یہی مشورہ دِیا کہ تم نے بہت بڑی غَلَطی کی، اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ اور جتنی جلدی ہوسکے اُس خطرناک سانپ کو مارڈالو۔ چُنانچہ گھر آکر وہ شخص سانپ کو مارنے کے لئے گھات لگا کر بیٹھ گیا۔ اچانک اُسے سانپ کے بِل کے قریب ایک قیمتی موتی نظر آیا جسے دیکھ کر اُس کی لالچی طبیعت خُوش ہوگئی۔ دَولت کی ہَوَس نے اُسے سب کچھ بُھلا دِیا، وہ کہنے لگا: وقت طبیعتوں کو بدل دیتا ہے، یقیناً اُس سانپ کی طبیعت بھی بدل گئی ہوگی کہ جس طرح یہ سونے کے انڈوں کے بجائے اب موتی دینے لگا ہے، اِسی طرح اُس کا زَہر بھی ختم ہوگیا ہوگا لہٰذا اب مجھے اُس سے کوئی خطرہ نہیں۔ یہ سوچ کر اُس نے سانپ کو مارنے کا اِرادہ تَرک کر دِیا۔ روزانہ ایک قیمتی موتی ملنے پر وہ لالچی شخص بہت خُوش رہنے لگا اور سانپ کی پرانی دھوکے بازی کو بُھول گیا۔ ایک دن اُس نے سارا سونا اور موتی ایک برتن میں ڈال کر اُسے دَفنا دِیا اور اُس جگہ پر سَر رکھ کر سوگیا۔ اُسی رات سانپ نے اُسے بھی ڈَس لِیا۔ جب اُس کی چیخیں بلند ہوئیں تو اُس کے پڑوسی، رِشتے دار اور دوست اَحباب بھاگم بھاگ وہاں پہنچے اور اُس کی حالت دیکھ کر کہنے لگے کہ تم نے اُسے مارنے میں سُستی کی اور لالچ میں آکر اپنی جان داؤ پر لگادی۔ لالچی شخص شرم کے مارے کچھ نہ بول سکا، سونے سے بھرا برتن نکال کر اُن کے حوالے کر دِیا جسے دیکھ کر وہ سب کہنے لگے کہ آج کے دن یہ مال تیرے کسی کام کا نہیں کیونکہ اب یہ دُوسروں کا ہوجائے گا پھر کچھ ہی دیر میں اُس کا انتقال ہوگیا۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ بعد الخمسمائۃ، ص ۴۳۹، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ مال و دَولت کی حرص نے ہنستے بستے گھرانے کو اُجاڑ کر رکھ دِیا۔ یقیناً حَرِیص کی نِگاہ مَحدود ہوتی ہے جو صِرف وقتی فائدہ دیکھتی ہے جس کی وجہ سے وہ دُرُست فیصلے کرنے میں ناکام رہتا ہے اور نُقصان اٹھاتا ہے۔ بیان کردہ حکایت میں گھر کے سربراہ کو سنبھلنے کے کئی مَواقِع ملے۔ یُوں کہ جب پہلے پہل گدھے اور غُلام کو سانپ نے شِکار کیا تھا تو یہی اُس کے

لئے خطرے کی گھنٹی تھی کہ وہ شخص ہوشیار ہو جاتا اور آئندہ حرص سے ہمیشہ کے لئے کَنارہ کَشی اِختیار کرتے ہوئے آئندہ ایسے دَرْدناک واقعات کی روک تھام کا اِنْتِظام کرتا مگر افسوس! اُس نے اِس واقعے سے عبرت حاصِل کرنے کے بجائے اُسے نظر انداز کر دِیا کیونکہ اُس بدنصیب پر تو سونے کا انڈہ ملنے کی حرص کا خُمار چڑھا ہوا تھا لہٰذا سانپ نے اِسی پر بَس نہ کیا بلکہ حَرِیص کی غفلت کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُس کے بیٹے اور بیوی کو بھی مَوْت کے گھاٹ اُتار دِیا۔ بھائیوں اور دوستوں کی نصیحت کے باوُجود حرص کی وجہ سے وہ اُس سانپ کو نہ مار سکا جس کے نتیجے میں وہ خُود بھی مَوْت کے مُنہ میں جا پہنچا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 128 میں حرص کا ذِکر اِن اَلفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے:

وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ (پ۵، النسآء:۱۲۸) تَرجَمۂ کنز العرفان: اور دل کو لالچ کے قریب کر دیا گیا ہے۔

تفسیرِ خازِن میں اِس آیتِ مُبارکہ کے تَحت ہے: لالچ دل کا لازِمی حِصّہ ہے کیونکہ یہ اِسی طرح بنایا گیا ہے۔ (تفسیرِ خازن، پ۵، النسآء، تحت الآیۃ: ۱۲۸، ۱/۴۳۷)

حرص کسی بھی چیز کی ہوسکتی ہے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ حرص کا تَعَلُّق صِرف مال و دَولت کے ساتھ ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ حرص تو کسی بھی چیز کی مزید خَواہش کرنے کا نام ہے خواہ وہ چیز مال ہو یا کچھ اَور، جیسا کہ شَیْخُ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدُ المُصطفٰی اَعظمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه لکھتے ہیں: لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دَولت، عزّت، شہرت الغرض ہر نعمت میں

ہوا کرتا ہے۔[1] چُنانچہ مزید مال کی خواہش رکھنے والے کو "مال کا حَرِیص" کہیں گے تو مزید کھانے کی خواہش رکھنے والے کو "کھانے کا حَرِیص" کہا جائے گا اسی طرح نیکیوں میں اِضافے کے تمنّائی کو "نیکیوں کا حَرِیص" جبکہ گُناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو "گناہوں کا حَرِیص" کہیں گے۔

حرص کسے کہتے ہیں؟

حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: دَرازیِ عُمر (یعنی لمبی عُمر) کی آرزو اَمَل (یعنی خواہش) ہے اور کسی چیز سے سَیر نہ ہونا، ہمیشہ زِیادَتی کی خواہش کرنا حرص (کہلاتا ہے)۔ یہ دونوں چیزیں اگر دُنیا کے لئے ہیں تو بُری ہیں (اور) اگر آخرت کے لئے ہیں تو اچھی، اِس لئے دَراز (یعنی لمبی) عُمر چاہنا کہ اللہ کی عبادت زِیادہ کرلوں، اچھا ہے۔[2] معلوم ہوا کہ حرص کے اچھّا اور بُرا ہونے کا دار و مَدار اُسی چیز پر ہے کہ جس کے حُصول کی حرص مطلوب ہے۔ اگر تو اُس کا تَعلُّق طاعات و عبادات سے ہو تو ایسی حرص ہرگز مذموم (بُری) نہیں نیز یہ بھی پتا چلا کہ یہ مال و دَولت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اِس کی نَحوست کئی اُمور میں کارفرما ہوسکتی ہے۔ حَرِیص انسان اِنتہائی قابلِ رَحم ہوتا ہے کیونکہ اُس پر ہر لَمحَہ اپنی حرص کو عَمَلی جامہ پہنانے کا بُھوت سُوار رہتا ہے اور پھر آگے چل کر یہی مُوذِی مرض اُسے غُلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیتا اور خُوب رُسوا کرواتا ہے چُنانچہ

حضرت فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حرص یہ ہے کہ انسان کبھی اِس چیز کی کبھی اُس چیز کی طَلَب میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سب کچھ حاصِل کر لینا چاہتا ہے اور اِس مقصد کے حُصول کے لئے اُس کا واسطہ مختلف لوگوں سے پڑتا ہے۔ جب وہ اُس کی ضرورتیں پوری کریں گے تو (اپنی مَرضی کے مُطابِق

1... جنتی زیور، ص ۱۱۱

2... مرآۃ المناجیح، ۷/۸۶

)اُس کی ناک میں نکیل ڈال کر جہاں چاہیں گے لے جائیں گے، وہ اُس سے اپنی عزّت چاہیں گے حتی کہ حَرِیص رُسوا ہو جائے گا اور اِسی مَحبَّتِ دُنیا کے باعِث جب بھی وہ اُن کے سامنے سے گُزرے گا تو اُنہیں سلام کرے گا اور جب وہ بیمار ہوں گے تو عِیادت کرے گا مگر اُس کے یہ تمام اَفعال خُدا کی رِضا کے لئے نہیں ہوں گے۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب الثالث و الثلاثون، فی فضل القناعۃ، ص ۱۲۴ بتغیر قلیل) آیئے! حرص کی آفتوں پر مَبنی تین (3) رِوایات سُنتے اور نصیحت کے مدنی پُھول چُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حرص کے مُتعلِّق تین (3) فَرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1. لوگ کہتے ہیں یا تم میں سے کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ لالچی انسان ظالم سے زیادہ دھوکے باز ہوتا ہے حالانکہ اللہ پاک کے نزدیک لالچ سے بڑا ظلم کون سا ہے، اللہ پاک اس بات پر اپنی عزّت، عظمت اور جلال کی قسم بیان فرماتا ہے کہ جنّت میں کوئی لالچی یا بَخیل شخص داخل نہیں ہو گا۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، الفصل الاول، حرف الباء، البخل من الاکمال، الجزء: ۲، ۱۸۲/۳، حدیث: ۷۴۰۴)

2. لالچ سے بچتے رہو کیونکہ تم سے پچھلی قوموں کو لالچ ہی نے ہلاکت میں ڈالا، لالچ نے اُنہیں جُھوٹ پر اُبھارا تو وہ جُھوٹ بولنے لگے، ظُلم پر اُبھارا تو ظُلم کرنے لگے اور قَطعِ رَحمی کا خیال دِلایا تو قَطعِ رَحمی کرنے لگے۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، الفصل الاول، حرف الباء، البخل من الاکمال، الجزء: ۲، ۱۸۲/۳، حدیث: ۷۴۰۲)

3. دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دِیا جائے وہ اِتنا نُقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و دَولت کی حِرص اور حُبِّ جاہ (عزّت و شہرت کی مَحبَّت) انسان کے دِین کو نُقصان پہنچاتے ہیں۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب۔ت: ۴۳، ۱۶۶/۴، حدیث: ۲۳۸۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی اَحمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: نہایت نفیس تَشبِیہ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مومن کا دِین گویا بکری ہے اور اُس کی حرصِ مال (اور) حرصِ عزّت گویا دو بھوکے بھیڑیئے ہیں مگر یہ دونوں بھیڑیئے مومن کے دِین کو اِس سے زیادہ بَرباد کرتے

ہیں جیسے ظاہری بھوکے بھیڑیئے بکریوں کو تباہ کرتے ہیں کہ انسان مال کی حرص میں حرام و حلال کی تمیز نہیں کرتا، اپنے عزیز اَوقات کو مال حاصِل کرنے میں ہی خَرچ کرتا ہے، پھر عزّت حاصِل کرنے کے لئے ایسے جَتَن کرتا ہے جو بالکل خلافِ اسلام ہیں جیسا آج مَمبری، وَزارت چاہنے والوں کو دیکھا جارہا ہے۔ (مرآۃ المناجیح،۷/۱۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ اوران کی شَرح کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ حرص کے باعِث انسان کے دِین و اِیمان کو طرح طرح کے خطرے لاحِق ہو جاتے ہیں اور یہ اِس قدر تباہ کُن باطنی بیماری ہے کہ اِس میں مُبتلا ہو کر انسان جھوٹ، ظُلم اور قَطعِ رَحمی جیسے کبیرہ گُناہوں کا مُرتَکِب ہو جاتا ہے، لہٰذا عافِیَّت اِسی میں ہے کہ اپنا بینک بیلنس بڑھانے، خزانوں کے اَنبار لگانے، عُمدہ و مہنگی گاڑیوں میں گھومنے، دُوسروں کی جائیدادیں ہتھیانے اور ٹھاٹ باٹ سے رہنے کی حرص پالنے کے بجائے اللہ پاک کی طرف سے جو نعمتیں عطا کی گئیں ہیں اُنہی پر قناعت کرتے ہوئے اُس کی رِضا پر راضی رہتے ہوئے حرص کی آلودَگیوں سے خُود کو بچانا چاہیئے کہ جو خُوش نصیب لوگ حرص و لالچ سے اپنے آپ کو دُور رکھتے ہیں اُن کے لئے کامیابی کی بِشارت ہے چُنانچہ پارہ 28 سُورۃُ الحشر کی آیت نمبر 9 میں اِرشادِ خُداوندی ہے:

وَ مَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۚ﴿۹﴾ (پ۲۸، الحشر: ۹)

تَرجَمۂ کنز العرفان: اور جو اپنے نَفس کے لالچ سے بچالیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔

شَیخُ الحدیث حضرت علّامہ عبدُ الْمُصطَفٰی اَعظمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: لالچ بہت ہی بُری خَصلَت اور نِہایَت خراب عادت ہے، اللہ تعالٰی کی طرف سے بندے کو جو رِزق و نعمت اور مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَرتبہ مِلا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کرلینی چاہیئے۔ دُوسروں کی دَولتوں اور نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خُود بھی اُس کو حاصِل کرنے کے پھیر میں پریشان حال رہنا اور غلَط و صحیح ہر قسم کی تدبیروں

میں دن رات لگے رہنا یہی جذبۂ حرص و لالچ کہلاتا ہے اور حرص و طمع دَرْ حقیقت انسان کی ایک پیدائشی خَصلَت ہے۔ (جنتی زیور، ص ۱۱۰)

حدیث شریف میں ہے کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو (2) وادِیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور اِبنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو ان لابن آدم۔۔الخ، ص ۵۲۱، حدیث: ۱۰۴۸)

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سنا کہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کس قدر جامِع اَنداز سے حرص سے مُتَعَلِّق ہماری رَہنمائی فرمائی کہ انسان کی حرص کبھی پوری نہیں ہوتی، اگر اُسے سونے سے بھری وادِیاں بھی مِل جائیں تب بھی مزید کی خواہش کرتا ہے اور ہرگز وہ یہ نہیں سمجھتا کہ بس اب مجھے مال و دَولت کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ چیز تو اُس مَرِیْضُ الْحِرْص (حرص کے مریض) کی رَگ و پے میں خُون کی طرح رَچ بَس چکی ہوتی ہے، لہٰذا وقت گُزرنے کے ساتھ ساتھ اُس کی حرص میں کمی آنے کے بجائے مزید اِضافہ ہوجاتا ہے، بالآخِر وقتِ اَجَل آپہنچتا ہے، مَوت اُس کی زندگی کا چَراغ گُل کر دیتی ہے اور ایک ہی جھٹکے میں اُس کے خوابوں کا محل چکنا چُور ہوجاتا ہے۔ بے شک جس خُوش نصیب کے پاس قناعت کی دَولت ہوتی ہے وہ سُکون و اِطمینان کی زندگی بسر کرتا ہے، اس کے بر عکس جس کے دِل و دماغ میں حرص کی نحوست گھر کر جاتی ہے اُسے بسا اَوقات جیتے جی اُس حرص کا اَنجام بُھگتنا پڑتا ہے۔ آیئے! ایک ایسے اَحمق اور حَرِیص شخص کا واقعہ سُنتے ہیں جسے عزّت کی دال روٹی نصیب تھی مگر اچّھا کھانے کی حرص نے اُسے ایک مالدار دوست کے تلوے چاٹنے پر مجبور کر دیا، جس کی وجہ سے نہ صرف اُس کی عزّتِ نفس مَجْرُوح ہو کر رہ گئی بلکہ اُسے ذِلّت و رُسوائی کا سامنا بھی کرنا پڑا چُنانچہ

لالچ بُری بلا ہے:

ایک غریب آدمی کے 3 بیٹے تھے، جو کچھ اُسے دال روٹی مُیَسَّر آتی خُود بھی کھاتا اور اُنہیں بھی کھلاتا۔ اُن میں سے ایک بیٹا باپ کی غُربت اور دال روٹی سے ناخُوش رہتا تھا چُنانچہ اُس نے ایک دولت مند نوجوان سے دوستی کرلی اور اچّھا کھانا ملنے کے لالچ میں اُس کے گھر آنے جانے لگا۔ ایک دن اُن کے درمیان کسی بات پر اَن بَن ہوگئی۔ دَولت مند نے اپنی اَمیری کے غُرُور میں اُسے خُوب مارا پیٹا اور اُس کے دانت توڑ ڈالے۔ تب وہ غریب دل ہی دل میں تَوبہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میرے باپ کی پیار سے دی ہوئی دال روٹی اِس مار دھاڑ اور ذِلّت کے تَرنوالے سے بہتر ہے، اگر میں اچّھے کھانے پینے کی حرص نہ کرتا تو آج اِتنی مار نہ کھاتا اور میرے دانت نہ ٹُوٹتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں بالخُصُوص اُن لوگوں کے لئے عبرت کے بے شمار مدنی پھول ہیں کہ جو جائز و ناجائز اور حرام و حلال کی پرواکئے بغیر مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَنصَب وغیرہ کی ہَوَس میں اپنی آخرت کو داؤ پر لگادیتے، دَر دَر کی ٹھوکریں کھاتے اور پھر بعد میں پچھتاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اللہ پاک نے جس کا جتنا رِزق مُقَدَّر فرمادِیا ہے اُسے وہ مِل کر رہے گا، لہٰذا زیادہ کی خَواہش رکھنا بیکار ہے جیسا کہ ایک دیہاتی نے اپنے بھائی کو حرص کرنے پر مَلامَت کرتے ہوئے کہا: اے میرے بھائی! ایک چیز کو تم ڈھونڈ رہے ہو اور ایک چیز خُود تمہیں ڈھونڈ رہی ہے، جو چیز تمہیں ڈھونڈ رہی ہے (یعنی موت) تم اُس سے بچ نہیں سکتے اور جو چیز تم ڈھونڈ رہے ہو (یعنی رِزق) وہ تو تمہیں پہلے ہی حاصِل ہے۔ شاید تم یہ سمجھتے ہو کہ جو (دُنیا کا) حریص ہوتا اُسے سب کچھ مِل جاتا ہے اور جو (اِس سے) بے رَغبتی اِختیار کرنے والا ہوتا ہے وہ مَحرُوم رہ جاتا ہے (حالانکہ یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے۔) (اِحیاء العلوم، کتاب ذم البخل... الخ، بیان ذم الحرص... الخ، ۳/۲۹۶ ملتقطاً)

واقعی اُس اعرابی کی یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ نہ تو حرص کے سبب بندے کے رِزق میں اِضافہ

ہوتا ہے اور نہ ہی بے رَغبتی کی وجہ سے کمی ہوتی ہے، لہٰذا حرص سے بچتے ہوئے قناعت اِختیار کرنی چاہیے کیونکہ قناعت اختیار کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے جبکہ حرص میں دُنیاو آخرت کا خسارہ ہی خسارہ ہے جیسا کہ

بَلْعَم بِن باعُوراء کی بربادی کا سبب:

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" کے صفحہ نمبر 367 پر ہے: (بَلْعَم باعُوراء) بنی اِسرائیل میں بہت بڑا عالِم تھا۔ مُسْتَجابُ الدَّعوات تھا (یعنی اُس کی دُعا قبول ہوتی تھی) لوگوں نے اُس کو بہت سا مال دِیا کہ (حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے بددُعا کرے۔ خبیث لالچ میں آگیا اور بددُعا کرنی چاہی، جو اَلفاظ (حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے کہنا چاہتا تھا، اپنے لئے نکلتے تھے اللہ نے اُس کو ہلاک کردِیا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ بَلْعَم بن باعُوراء جو کہ اپنے دَور کا بہت بڑا عالِم اور عابِد وزاہِد تھا، اِس کو اِسمِ اعظم کا بھی علم تھا، یہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا اپنی رُوحانیّت سے عرشِ اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا، مُسْتَجابُ الدَّعوات تھا یعنی بارگاہِ الٰہی میں اُس کی دعائیں مقبول ہوا کرتی تھیں، اُس کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ مشہور یہ ہے کہ اُس کی دَرس گاہ میں طُلَبائے عِلمِ دِین کی دَواتیں (Ink) بارہ ہزار (12000) تھیں مگر آہ! اِس قدر مقبولِ بارگاہ ہونے کے باوُجود مال و دَولت پانے کی حرص نے بَلْعَم بن باعُوراء جیسے عابِد وزاہِد کو کہیں کا نہ چھوڑا، حرص کی وجہ سے وہ بدبخت، اللہ پاک کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہوئے اُس کے پیارے نبی حضرت موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے خِلاف بددُعا کرنے پر آمادہ ہوگیا، نتیجۃً بارگاہِ الٰہی سے دُھتکار دِیا گیا، اُس کی ساری عبادتیں ضائع ہوگئیں، اُس کی وِلایت سَلْب ہوگئی اور ذِلّت ورُسوائی اُس کا مُقدَّر بن گئی۔ یہ حِکایت اُن لوگوں کے لئے زبردست تازیانۂ عبرت ہے کہ جنہیں دِینی یا دُنیوی مَنْصَب ملنے کے سبب مخلوقِ خُدا میں عزّت و شہرت اور خاص مقام و مرتبہ حاصِل ہوتا ہے مگر وہ اپنے رُتبے کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں اور شرعی حُدود و قوانین سے تجاوُز کرتے

ہوئے نہ صِرف خِیانت کے مُرتکِب ہوتے ہیں بلکہ اللہ پاک کی ناراضی اور مخلوقِ خُدا کی دل شِکَنی کا سبب بھی بنتے ہیں، ایسوں کو اللہ پاک کی خُفْیَہ تدبیر سے ہرگز بے خَوف نہیں رہنا چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایک دُنیادار شخص کو کی گئی نصیحت پر مَبْنی ایک سبق آموز حِکایت سُنئے اور عبرت کے مدنی پھول چنئے۔ چُنانچہ،

حریص شخص فکرِ آخرت سے غافل ہوتا ہے

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے ایک دُنیادار مسلمان بھائی کو نصیحت آموز خط لکھا کہ مجھے بتایئے کہ آپ دُنیا کے کاموں میں اَنْتھک کوشش کرتے اور دُنیا ہی کے کاموں کا لالچ کرتے ہیں، کیا آپ کو دُنیا میں وہ چیز ملی جو آپ چاہتے تھے اور کیا آپ کی ساری تمنّائیں پُوری ہوگئیں؟ اُس شخص نے جواب دِیا: اللہ کی قسم! نہیں۔ بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: غور کیجئے! جس چیز کے آپ اس قدر حَرِیْص ہیں جب وہ آپ کو نہیں مل سکی تو آخِرت جس کی طرف آپ کی بالکل تَوَجُّہ ہی نہیں اور جس سے آپ نے چَشم پوشی اِختیار کی ہوئی ہے، اُس کی نعمتیں کیسے حاصِل کرسکیں گے؟ میرے خیال میں آپ صرف ٹھنڈے لوہے پر ضَرب لگارہے ہیں۔ (یعنی آپ ایک بے فائدہ کام کر رہے ہیں) (قوت القلوب ،الفصل الثامن و العشرون، ذکر المقال الاول من المراقبۃ، ۱/۱۷۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اُن بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتنے پیارے انداز میں اُس حَرِیْص اور دُنیادار کو نصیحت کرتے ہوئے یہ مدنی سوچ فراہم کی کہ دیکھو! تم اللہ پاک اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی کرنے اور اپنی قبْر و آخِرت سنوارنے کے بجائے شب و روز اِس فانی و بے وفا دُنیا کے دھوکے میں مُبْتَلا ہو کر مَحض فانی مال و جاہ کے حُصول کی حرْص لئے اُس کی تگ و دو میں مَشْغُول ہو، حالانکہ جو دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے دُنیا اُسے اَور بھگاتی ہے، جو اِس دُنیا سے دل لگاتا ہے

بالآخر وہ رَنج و غم پاتا ہے۔ وقت، صِحّت، موسِم اور حالات کی پروا کئے بغیر اِس قدر خُون پسینہ بہانے کے باوُجود بھی اگر تمہاری رسائی مال و دولت اور دُنیاوی آسائشوں تک نہیں ہو سکی تو اُخروی نعمتوں اور آسائشوں تک تمہاری رسائی کس طرح ممکن ہے حالانکہ اس کے لئے تم نے کوئی محنت و کوشش بھی نہیں کی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمیں بھی چاہئے کہ صرف دُنیا کی فکر کرنے کے بجائے جتنا قلیل عرصہ دُنیا میں رہنا ہے، اتنی دُنیا کی فکر کریں اور جتنا طویل عرصہ قبر و آخرت کا ہے اتنی قبر و آخرت کی فکر کیا کریں، ہمارے اَسْلاف و بُزرگانِ دین دُنیا کی کم اور آخرت کی زیادہ فکر کیا کرتے تھے اور دُوسروں کو بھی اِسی کی ترغیب دِلایا کرتے تھے جیسا کہ

طویل سَفَر کا زادِ راہ

حضرت سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کعبے کے پاس کھڑے ہو کر پُکارا: اے لوگو! میں جُندب غِفاری ہوں، اِدھر آؤ اپنے خیر خواہ شَفِیق بھائی کے پاس، جب تمام لوگ اُن کے اِردگرد جمع ہو گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُن سے پوچھا: یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کا سَفَر کا اِرادہ ہو تو کیا وہ اپنے ساتھ زادِ راہ نہ لے گا جو اُسے کام آئے اور منزلِ مَقْصُود تک پہنچا دے؟ سب نے عَرْض کی: ہاں، کیوں نہیں، تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے (اُنہیں دُنیا کی حِرْص سے بچانے اور آخرت کی حِرْص کی ترغیب دِلانے کے لئے نصیحت کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: یقیناً سَفَرِ آخرت اُس سَفَر سے کہیں زیادہ طویل ہے جس کا تم (یہاں) اِرادہ کرتے ہو، لہٰذا (اُس کے لئے) وہ چیزیں لے لینا جو تمہیں فائدہ دیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: عظیم مَقاصِد کے لئے حج کرو، قیامت کے طویل دن کے پیشِ نظر سخت گرمی میں روزہ رکھو، قبر کی وحشت سے بچنے کے لئے رات کی

تاریکی میں نوافِل پڑھو، (اُس) بڑے دن میں کھڑے ہونے کا خیال کرتے ہوئے اچھی بات کہو اور بُری بات سے باز رہو، قیامت کی دُشواری سے بچنے کی اُمّید پر اپنے مال سے صَدَقہ اَدا کرو، دُنیا میں دو (2) مجلسیں اِختیار کرو ایک طلبِ حلال کے لئے اور دُوسری طلبِ آخرت کے لئے اِن کے علاوہ تیسری مجلس کا اِرادہ نہ کرنا کیونکہ وہ فائدے کے بجائے تمہیں نُقصان پہنچائے گی۔ اِسی طرح مال کے دو حِصّے کر لو، ایک حِصّہ اپنے اہل و عیال پر حلال طریقے سے خرچ کرو اور دُوسرا اپنی آخرت کے لئے آگے بڑھا دو(یعنی صَدَقہ کردو) ان کے علاوہ کوئی تیسرا حِصّہ نہ کرنا کہ وہ تمہیں فائدے کے بجائے نُقصان پہنچائے گا۔ پھر بُلند آواز میں پُکارتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے لوگو! حرص (سے بچو کہ اِس) میں تمہارے لئے ہلاکت ہے، تم حرص کو کبھی پُورا نہیں کر سکتے ہو۔ (صفة الصفوة، ابوذر جُنْدُب بن جُنادة، الجزء: ۱، ۱/۳۰۱، رقم: ۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں کی حرص پیدا کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی ہم میں سے ہر ایک کو آخرت کا طَوِیل سَفَر درپیش ہے اور کامیابی سے منزلِ مَقْصُود تک پہنچنے کے لئے بطورِ زادِ راہ بکثرت نیک اعمال کی ضرورت ہے ، اگر قیامت کے دن نیکیوں کا پلڑا بھاری ہونے کے لئے ایک بھی نیکی کم پڑ گئی تو ماں باپ، بہن بھائی اور بیوی بچّوں میں سے کوئی بھی کام نہ آئے گا، لہٰذا اگر حریص بننا ہی ہے تو نیکیوں کے حَرِیص بننا چاہئے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی وقتاً فوقتاً آخرت سے مَحَبَّت کرنے اور نیکیوں کا حَرِیص بننے کی ترغیب اِرشاد فرمائی ہے۔ آیئے اِس ضمن میں چار (4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. جو شخص اپنی دُنیا سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نُقصان پہنچاتا ہے اور جو شخص اپنی آخرت سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ اپنی دُنیا کو نُقصان پہنچاتا ہے، پس فنا ہونے والی (دُنیا) پر باقی رہنے والی (آخرت) کو ترجیح دو۔ (مسند امام احمد، حدیث ابی موسی الاشعری، ۱۶۵/۷، حدیث ۱۹۷۱۷)

2. حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دُنیا کی مَحَبَّت ہر گُناہ کی اَصل ہے۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، الجزء الاول، ۲۲/۵، حدیث ۹)

3. یَاعَجَبًا کُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُصَدِّقِ بِدَارِ الْخُلُوْدِ وَھُوَ یَسْعٰی لِدَارِ الْغُرُوْرِ یعنی اُس شخص پر بہت تَعَجُّب ہے جو ہمیشہ کے گھر (یعنی آخرت) کی تَصدِیق کرتا ہے حالانکہ وہ دھوکے والے گھر (یعنی دُنیا) کے لئے کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب ماذکر عن نبینا فی الزھد، ۱۳۳/۸، حدیث ۲۱)

4. اَحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ یعنی اُس چیز پر حرص کرو جو تمہیں نَفع دے، اللہ پاک سے مدد مانگو اور عاجز نہ ہو جاؤ۔ (مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ...الخ، حدیث: ۲۶۶۴، ص ۱۴۳۲)

شارحِ مُسلِم حضرت علّامہ شَرَفُ الدِّین نَوَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس آخری حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی اللہ پاک کی عبادت میں خُوب حرص کرو اور اِس پر اِنعام کا لالچ رکھو مگر اِس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ (شرح نووی، باب الایمان للقدر والاذعان لہ، الجزء: ۱۶، ۲۱۵/۸ ملخصاً)

حکیمُ الاُمَّت مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ دُنیاوی چیزوں میں قناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخِرت کی چیزوں میں حرص اور بے صبری اعلیٰ ہے، دِین کے کسی دَرَجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ (مرآۃ المناجیح، ۱۱۲/۷)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! معلوم ہوا کہ ہر حرص قبیح (بُری) نہیں بلکہ جو حرص آخِرت سے مُتَعَلِّقہ اُمور پر مَبْنِی ہو وہ قابلِ تعریف ہے، نیز یہ بھی پتا چلا کہ انسان کتنی ہی نیکیاں کرلے مگر نیکیوں کی حرص میں کمی

نہیں آنی چاہئے، البتّہ دُنیاوی مُعاملات میں قناعت کرنا اچھی چیز ہے۔ آیئے! قناعت کی تعریف اور اُس کی فضیلت کے بارے میں سُنتے ہیں۔

قناعت کی تعریف

شیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدُ المصطفیٰ اَعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ انسان کو جو کچھ خُدا کی طرف سے مِل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔ (جنتی زیور، ص۱۳۶بتغیر قلیل) جبکہ علّامہ مِیر سَیِّد شریف جُرجانی حَنَفی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه قناعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: هِيَ السُّكُوْنُ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاْلُوْفَاتِ یعنی روزمرّہ اِستِعمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔ (التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعة، ص۱۲۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یادرکھئے کہ اَصل مالداری یہ نہیں کہ انسان کے پاس کثیر مال و دولت ہو بلکہ اَصل مالداری تو یہ ہے کہ اگرچہ مال کم ہو مگر اُس پر قناعت حاصِل ہو، کیونکہ مال و دولت والا شخص ایسا مالدار ہے کہ اُسے کتنا ہی کثیر مال مِل جائے مگر مزید مال کی خواہش باقی رہتی اور اِس مال میں کمی بھی آتی رہتی ہے جبکہ قناعت کرنے والا شخص ایسا مالدار ہے کہ اُس کے پاس کتنا ہی کم مال کیوں نہ ہو مگر وہ مزید کی تمنّا نہیں کرتا نیز قناعت کی دولت میں کمی بھی نہیں آتی، بہرحال قناعت عُمدہ عادت ہے اور جسے نصیب ہو جائے وہ دُنیا و آخرت میں کامیاب ہے۔ آیئے قناعت کی رغبت اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے اِس ضمن میں چند رِوایات سُنتے ہیں:

زیادہ مالدار کون؟

حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَيْهِ السَّلَام نے اپنے ربّ کی بارگاہ میں عَرض کی، اے اللہ! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ مالدار کون ہے؟ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: وہ شخص جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔ (ابنِ عساکر، موسی بن عمران بن یصھر بن قاہث، ۶۱/۱۳۹، رقم: ۷۷۴۱)

حقیقی مالداری

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذیشان ہے: لَیۡسَ الۡغِنٰی عَنۡ کَثۡرَۃِ الۡعَرَضِ، وَلٰکِنَّ الۡغِنٰی غِنَی النَّفۡسِ یعنی تونگری (مالداری) یہ نہیں کہ سازوسامان کی کثرت ہو بلکہ اَصل تونگری تو دل کا تونگر (یعنی مالدار) ہونا ہے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب الغنی غنی النفس، ۲۳۳/۴، حدیث ۶۴۴۶)

کامیاب مسلمان

حضرتِ عبدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا فرماتے ہیں، نبیِ اکرم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ اَسۡلَمَ، وَرُزِقَ کَفَافًا، وَقَنَّعَہُ اللہُ بِمَا اٰتَاہُ یعنی بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بَقدرِ کِفایت رِزق دِیا گیا اور اللہ پاک نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص ۵۲۴، حدیث: ۱۰۵۴)

دولتِ بے زوال

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اَلۡقَنَاعَۃُ کَنۡزٌ لَا یَفۡنٰی یعنی قناعت کبھی نہ خَتم ہونے والا خزانہ ہے۔ (الزھد الکبیر، ص ۸۸، حدیث: ۱۰۴)

دُعائے رَسُول

حضرتِ ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے مَروِی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شَہَنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ رِزۡقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوۡتاً یعنی اے اللہ! محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی آل کو صرف ضرورت کے مُطابق رِزق عطا فرما۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص ۵۲۴، حدیث: ۱۰۵۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایات میں اُن لوگوں کے لئے ڈھارس ہے جو قلیل وسائل و کم آمدنی کا رونا رونے کے بجائے بقدرِ ضرورت رِزق و مال پر قناعت کرتے ہوئے اللہ کی رِضا پر راضی رہتے ہیں اور زبان پر شِکوۂ رَنج واَلَم لانے سے بچتے ہیں۔ یقیناً یہ سب اِسی قناعت کے

دائمی خزانے کی بَرَکات ہیں۔ نیز یہ بھی پتا چلا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اپنے اہل وعیال کے لئے صرف بقدرِ ضرورت رِزق عطا ہونے کی دُعا مانگی، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ قلیل وسائل پر قناعت کرکے اِس کی بَرَکتیں حاصِل کریں۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سراپا قناعت ہُوا کرتے تھے، اُن کے نزدیک مال کی کوئی وَقْعت واَہَمِّیَّت نہ تھی یہی وجہ ہے کہ وہ حضرات اللہ پاک کی عطا پر راضی رہتے ہوئے نِہایت سادَگی سے زِندگی گُزارا کرتے تھے۔ آیئے! آپ کی ترغیب و تَحْرِیص کے لئے قناعت پسندی کے دو (2) انتہائی دلچسپ اور نصیحت آموز واقعات عَرْض کرتا ہوں۔ چُنانچہ

ایک ولیِ کامِل کا اندازِ قناعت

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**فَیضانِ سُنّت**" جلد اَوَّل صَفْحہ 491 پر شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اپنے دور کے جَیِّد عالِم حضرت خلیل بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں اَہواز سے اَمیر (یعنی حاکم) سُلَیمان بن علی کا نُمائندہ خُصوصی حاضِر ہوکر عَرْض گُزار ہُوا: شہزادوں کی تعلیم و تَرْبِیَت کیلئے حاکم نے آپ کو شاہی دربار میں طَلَب فرمایا ہے۔ حضرتِ خلیل بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سُوکھی روٹی کا ٹکڑا دِکھاتے ہوئے جواب اِرشاد فرمایا: میرے پاس جب تک یہ سُوکھی روٹی کا ٹکڑا موجود ہے مجھے دربارِ شاہی کی چاکَری کی کوئی حاجت نہیں۔

مُفتیِ دعوتِ اسلامی کی قناعت پسندی

اسی طرح مُفتیِ دعوتِ اسلامی، مُفتی محمد فاروق عطاری المدنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جذبۂ قناعت بھی حیرت انگیز اور لائقِ تقلید تھا۔ جامعۃُ المدینہ ہو یا دارُ الافتاء، مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کبھی تنخواہ بڑھانے کا مُطالَبہ نہیں کِیا۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کا بیان ہے کہ حال ہی

میں (یعنی اُن کی وفات سے کچھ عرصہ قبل) اُن کا مُشاہرہ (یعنی وظیفہ) بڑھا تھا تو یہ میرے گھر خود تشریف لائے۔ انتہائی پریشانی کے عالَم میں تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ میری تنخواہ کافی بڑھ گئی ہے، مجھے اِس زائد رقم کی حاجت نہیں ہے، لہٰذا مجھ پر کرم کیا جائے اور میرا مُشاہرہ (یعنی وظیفہ) نہ بڑھایا جائے۔ اپنے اِنتقال سے کچھ عرصہ قبل مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی اسکوٹر (موٹر سائیکل) اور لیپ ٹاپ (Laptop)، کمپیوٹر وغیرہ سب بیچ دِیا تھا اور فرمایا کہ اب مجھے اِس کی ضرورت نہیں ہے۔ اِسی طرح ایک مرتبہ جب آپ کرائے پر مکان لینا چاہ رہے تھے تو کسی نے مَشْوَرہ دِیا کہ آپ مکان خرید کیوں نہیں لیتے؟ تو فرمایا کہ مُخْتَصَر زندگی ہے، کِرائے کا مکان ہی کافی ہے۔ (مفتی دعوت اسلامی، ص ۴۴)

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سنا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کی سوچ کس قدر عُمدہ ہُوا کرتی تھی کہ اگر اُنہیں جائز طریقے سے بھی ضرورت سے زائد مال وغیرہ مِل رہا ہوتا تو پریشان ہو جاتے اور حتَّی الاِمکان مالِ دُنیا کو اپنے آپ سے دُور رکھتے۔ آیئے اِس ضمن میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ اور مالِ دُنیا سے بے رغبتی کے بارے میں بھی سُنتے ہیں:

اَمیرِ اَہلسنّت کی دُنیا سے بے رَغبتی

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کُرتے پر سینے کی طرف دو جیبیں ہوتی ہیں۔ مِسواک شریف رکھنے کے لئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اُلٹے ہاتھ (یعنی دل کی جانب) والی جیب کے برابر ایک چھوٹی سی جیب بنواتے ہیں۔ اِس کا سبب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے یہ اِرشاد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ آلۂ اَدائے سنّت (یعنی مِسواک) میرے دل سے قریب رہے۔ اِس کے بَرعکس دُنیوی دَولت سے بے رَغبتی کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دیکھا گیا ہے کہ جب کبھی ضرورتاً جیب میں رَقَم رکھنی پڑے تو سیدھے ہاتھ والی جیب میں رکھتے ہیں۔ اِس کی حکمت دَرْیافت کرنے پر فرمایا: میں اُلٹے ہاتھ والی

جیب میں رَقَم اِس لئے نہیں رکھتا کہ دُنیوِی دَولت دل سے لگی رہے گی اور یہ مجھے گوارا نہیں، لہٰذا میں ضرورت پڑنے پر رَقَم سیدھی جانب والی جیب میں ہی رکھتا ہوں۔(فکرِ مدینہ، ص۱۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے **اسلامی بھائیو!** ہمیں بھی چاہئے کہ اسلاف و بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے غیر ضروری مال کا خیال اپنے دل سے نکال کر قناعت کی دولتِ لازوال سے خُود کو مالامال کریں، یقین کیجئے کہ اگر قناعت کی دولت ہمیں نصیب ہو گئی تو حرصِ مال کی آفت سے خُود بخُود نجات حاصِل ہو جائے گی۔

کتاب "حرص" کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مکتبۃ المدینہ سے کتاب بنام "حرص" شائع ہوئی ہے، جس میں حرص و قناعت کے مُتَعَلِّق انتہائی اَنمول مَعلومات فراہم کی گئی ہیں مثلاً حرص کسے کہتے ہیں؟ حرص کِن کِن چیزوں میں ہو سکتی ہے؟ اِس کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہمیں کون سی چیزوں کی حرص رکھنی چاہئے؟ کن اَشیاء کی حرص دُنیا و آخرت کے لئے نُقصان دہ ہے؟ ایسی حرص کو کیسے ختم کیا جاسکتا ہے؟ مال کی حرص کب اَچّھی ہے اور کس صورت میں بُری ہے نیز اِس کے ساتھ ساتھ قناعت کے فضائل و بَرَکات اور قناعت سے مُتَعَلِّق بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات بھی اس کتاب میں موجود ہیں، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی اِلتجا ہے کہ مکتبۃ المدینہ سے اس کتاب کو ھَدِیَّۃً حاصِل کر کے نہ صِرف خُود اس کا مُطالَعہ کیجئے بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

دَارُ السُّنَّۃ:

پیارے پیارے **اسلامی بھائیو!** حرصِ مال وزر سے بچنے، نیکیوں کی حرص اپنے دل میں پیدا کرنے اور دِین کا خُوب خُوب دینی کام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر 80 سے زائد شُعبہ جات میں دِین کا کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ "دَارُ السُّنَّہ" بھی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے نیکی کی دعوت کو مُؤثر انداز میں عام کرنے کے لئے ملک وبیرونِ ملک "دَارُ السُّنَّہ" کے نام سے شعبہ قائم ہے جس میں دُور و نزدیک سے اسلامی بھائی آکر قیام کرتے، عاشقانِ رسول کی صحبت میں سنّتوں کی مدنی تربیت پاتے اور پھر قُرب وجَوار میں جاکر نیکی کی دعوت کے مدنی پھول مہکاتے ہیں۔ دَارُ السُّنَّہ میں اسلامی بھائی موجود ہوتے ہیں، راہِ خدا میں چند گھنٹے یا چند منٹ پیش کرنے والا بھی یہاں سے علمِ دین کے مَدَنی پھول چُن سکتا ہے۔

12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے

پیارے پیارے **اسلامی بھائیو!** عِلمِ دِین حاصِل کرنے، نیکیوں کی حرص پیدا کرنے، دُنیا ومالِ دُنیا کی حرص سے بچنے اور گُناہوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک **ہفتہ وار** کام مدنی مذاکرہ بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ سے عَقائد واَعمال، شَریعَت وطَرِیقَت، تاریخ وسیرت، طِبابَت ورُوحانیت وغیرہ مختلف مَوضُوعات پر سوالات (Questions) کئے جاتے ہیں اور آپ دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ انکے جوابات (Answers) عطا فرماتے ہیں۔ اس کو دعوتِ اسلامی کی اِصطِلاح میں مَدَنی مُذاکرہ کہا جاتا ہے اور بروز ہفتہ (Saturday) بعدِ

نمازِ عشا ہونے والے مدنی مذاکرے کو ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ کا نام دیا گیا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ بھی ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت فرما کر علم دین حاصل کیجئے۔

خُوشبو کی سُنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! خُوشبو لگانے کی چند سنتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ کیجئے: چار چیزیں نبیوں کی سُنّت میں داخل ہیں: نکاح، مسواک، حیا اور خُوشبو لگانا۔[1] ☆ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے تھے۔[2] ☆ نماز میں ربِّ کریم سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مُستَحب ہے۔[3] ☆ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ عُمدہ خُوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔[4]

اعلان:

خوشبو کی سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مشکاۃ، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ۱/۸۸، حدیث: ۳۸۲
2 ... سنتیں اور آداب، ص ۸۵
3 ... نیکی کی دعوت، ص ۲۰۷
4 ... سنتیں اور آداب، ص ۸۳

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

---

[1] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[3] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[4] ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصِل کرلی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 30 دسمبر 2021ء (1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ
خوشبو کی بقیہ سنّتیں اور آداب ☆ ناخُوشگوار بُو یعنی بدبو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے۔[3] ☆ عورتوں کے لئے مہک کی

---

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

[2] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

[3] ... سنّتیں اور آداب، ص ۸۳

ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خُوشبو اجنبی مَردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خُوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔[1] ☆اسلامی بہنوں کو ایسی خُوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خُوشبو اُڑ کر غیر مَردوں تک پہنچ جائے۔[2] ☆فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: عورت جب خُوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی بدکارہ ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆نظرِ بد لگنے پر پڑھنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "نظرِ بد لگنے پر پڑھنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَ بَرْدَھَا وَ وَصَبَھَا۔

ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، یا الٰہی! اس کی گرمی اور سردی اور اس کی مصیبت دور کر دے۔ (خزینۂ رحمت، ص۱۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

---

1 ... سنتیں اور آداب، ص ۸۵

2 ... سنتیں اور آداب، ص ۸۶

3 ... ترمذی، کتاب الادب، باب ماجآء فی کراھیة خروج ... الخ، ۳۶۱/۴، حدیث: ۲۷۹۵

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔
(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔
(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔
(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔
(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔
(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔
(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔
(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔
آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔
توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالایمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب

دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16)"مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مدرسۃُالمدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تہجّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بِلا مصلحتِ شَرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ الله کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ الله بِلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تااشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کرکے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کرکے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم